سوال

(449) نیت دل سے یا زبان سے کریں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں جب نماز کےلیے کھڑا ہوتا ہوں تو دل ہی دل میں بغیر زبان ہلائے یہ دہرا لیتا ہوں کہ آج کی فلاں نماز (مثلاً مغرب) کے فرض یا سنتیں ادا کر رہا ہوں یا صلوۃ الحاجت پڑھ رہا ہوں یا صلوۃ استخارہ وغیرہ۔ یہ بدعت تو نہیں۔ نیز دل میں نیت کرتے وقت کیا کیا دل میں لانا ضروری ہے۔ (یعنی نماز کا وقت، استقبال کعبہ وغیرہ) جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دل کے پختہ ارادہ کا نام نیت ہے۔ اقامت ِ نماز کےلیے صرف موجود فی الذہن نماز کا تصور ہی کافی ہے۔ مزید کسی شے کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: کہ ''نیت کا معنی ''قصد'' اور دل کا پختہ ''ارادہ'' ہے اور امام بیضاوی نے کہا ہے کہ ''نیت'' سے مراد: ''دل کا اس چیز کی طرف اٹھنا جس کو وہ اپنی کسی غرض کے موافق سمجھے، جو حصولِ نفع یا دفعِ ضرر کےلیے اس وقت ہو یا کبھی آئندہ۔'' اور شریعت میں نیت اس ارادے کو کہتے ہیں، جو ا کی رضا اور اس کے حکم کی تعمیل کےلیے کسی کام میں اٹھے۔ نیل الأوطار: ۱۴۸/۱

علامہ ابن القیم ''زاد المعاد'' میں فرماتے ہیں: نبی اکرمﷺ جب نماز کےلیے کھڑے ہوتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے۔ اس سے پہلے کچھ نہ کہتے۔ آپﷺ نے کبھی زبان سے نیت کا لفظ نہیں بولا اور نہ کبھی یہ کہا کہ میں ا کےلیے پڑھتا ہوں، فلاں نماز قبلہ رُخ ہو کر چار رکعت۔ امام یا مقتدی بن کر، اداء یا قضاء، وقتی فرض (ظہر عصر وغیرہ) اور یہ دس بدعتیں ہیں۔ رسول اﷺ سے کسی نے کبھی صحیح یا ضعیف، مرسل یا متصل قطعاً کوئی لفظ نقل نہیں کیا بلکہ کسی صحابی سے بھی نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 386